S_1996_5_536_537

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

شیام بہادر ترپتی

بنام

یو۔پی اسٹیٹ پبلک سرویز ٹرائبل اور دیگران

4 ستمبر 1996

کے۔رامسوامی اور فیزان ادین، جسٹس

ملازمت قانون:

بدانتظامی کے الزام میں سروس سے ہٹانا-بس کنڈکٹر نے بہت سے مسافروں کو ٹکٹ جاری نہیں کیے-چارج شیٹ-تفتیش آزاد ایجنسی سے محکمہ جاتی افسر کو منتقل کی گئی-کیا تفتیش غلط ہوئی: نہیں-انکوائری آفیسر نے تفصیلی رپورٹ پیش کی تھی-شوکاز نوٹس جاری کیا گیا اور ملازم کی طرف سے وضاحت پیش کی گئی-اس کے بعد ہی ہٹانے کا حکم منظور کیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی خصوصی اجازت (سی) نمبر 16793۔

1996 کے C.M.W.P نمبر 5641 الہ آباد عدالت عالیہ کے 13.2.96 کے فیصلے اور حکم

سے

درخواست گزار کے لیے آر۔ڈی۔اپادھیائے اور گریدھر جی۔اپادھیائے وکلا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ عوامی کارپوریشنوں کو چلانے میں بڑی بدعنوانی میں بدنامی کی ایک بہترین مثال ہے۔درخواست گزار ایک کنڈکٹر تھا۔ان پر یو پی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بس میں ڈیوٹی کے دوران 34 مسافروں کو ٹکٹ جاری نہ کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔جب چیکنگ انسپکٹر نے گاڑی کے رکنے کا اشارہ کیا تو بس نہیں رکی بالآخر گاڑی ایک فرلانگ کے فاصلے پر رک گئی۔جب اس کی جانچ پڑتال کی گئی تو پتہ چلا کہ درخواست گزار نے 53 میں سے صرف 19 مسافروں کو ٹکٹ دیے تھے اور 34 مسافر سفر کر رہے تھے کیونکہ انہیں کوئی ٹکٹ جاری نہیں کیا گیا تھا۔نتیجتاً، درخواست گزار کے خلاف تحقیقات کا حکم دیا گیا۔چارج شیٹ دی گئی اور انہیں 8 دسمبر 1989 کو اس الزام میں قصوروار پائے جانے کے بعد ملازمت سے ہٹا دیا گیا۔ہٹانے کے حکم

کی اپیل پر تصدیق کی گئی۔سروسز ٹریبونل نے عرضی کو خارج کر دیا اور 13 فروری 1996 کو ڈبلیو پی نمبر 5641/96 میں دیے گئے حکم نامے میں عدالت عالیہ نے عرضی کو محدود مدت میں خارج کر دیا۔

اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست۔

درخواست گزار کے وکیل شری اپادھیائے نے دلیل دی کہ درخواست گزار کے خلاف تحقیقات محکمہ جاتی ہدایات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہوئی ہے۔فاضل وکیل کے مطابق، کارپوریشن کی طرف سے محکمہ جاتی انکوائری کو ریٹائرڈ عدالتی افسران کی طرح آزاد ایجنسیوں کو منتقل کرنے کی ہدایات جاری کی گئی تھیں۔جب کہ تفتیش غیر جانبدار افسران کے سامنے زیر التوا تھی، جاری کردہ ہدایات کے برعکس، اسے محکمہ جاتی افسر کو منتقل کر دیا گیا۔لہذا، یہ محکمہ جاتی قوانین اور قدرتی انصاف اور منصفانہ کھیل کی خلاف ورزی ہے۔ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ہدایات حکام کے لیے صرف مناسب رہنما خطوط ہیں۔یہ ایک مناسب معاملہ ہے جہاں انکوائری ان کے اپنے محکمے کے افسر کو سونپنے کا اختیار استعمال کیا گیا ہے۔لہذا، محکمہ کے افسر کے ذریعہ انکوائری کا انعقاد قانون کی کسی غلطی سے ناقص نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی یہ منصفانہ کھیل کے اصول کی خلاف ورزی ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اعتراض شدہ حکم بولنے کا حکم نہیں ہے؛ لہذا، اسے قانون کی غلطی سے خراب کیا جاتا ہے۔ہمیں اس دلیل میں کوئی قوت نہیں ملتی ہے جو انکوائری آفیسر نے پیش کی تھی اور درخواست گزار کو رپورٹ اور شوکاز نوٹس کے ساتھ تفصیلی رپورٹ جاری کی گئی تھی۔درخواست گزار نے اپنی وضاحت بھی پیش کی ہے۔اس پر غور کرتے ہوئے، ہٹانے کا حکم منظور کیا گیا۔ان حالات میں، عدالت عالیہ کے لیے یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ اس نتیجے کی حمایت میں تفصیلی استدلال پیش کرے کہ درخواست گزار بدانتظامی کے الزام کا مجرم ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24